بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ

سیریل نمبر ۲۴

فدیۂ وقضا اور کفّارے

قضا شدہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، سجدۂ تلاوت کی تلافی کی صورتیں

تالیف؛ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مبین ٹرسٹ (وقف)
پوسٹ بکس نمبر ۴۷۰
اسلام آباد ۴۴۰۰۰ (پاکستان)
☎ 255394
FAX : 250055

اللہ تعالیٰ نے ہزاروں اقسام کی نعمتوں سے اس دنیا کو آراستہ کرنے کے بعد جو انسان کو اس میں بھیجا تو وہ بلا مقصد نہیں ہے بلکہ خود اس کا مقصد بیان کر دیا کہ **ما خلقت الجنّ و الانس الالیعبدون** - "ہم نے جنّوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا۔" اور اس مقصد کے حصول کے لئے مدت متعین کر دی جس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں کہ کس کو کتنی مدت ملی ہے یعنی اس کی کتنی عمر ہے جس میں اسے یہ فرائض سرانجام دینے ہیں اور جب وہ اپنی عمر پوری کر کے اس دار فانی سے جائے گا تو اس سے یقیناً سوال ہوگا کہ ہم نے تمہیں اتنی عمر دی تھی تم نے اس میں کون کون سی عبادات سرانجام دیں۔

اس لئے ہر شخص کے ذمہ یہ لازم ہے کہ اس پر جتنی نمازیں ، روزے، حج، زکوٰۃ ، قربانی، فطرہ، سجدہ ، تلاوت اور انسانی قرض وغیرہ عبادات فرض ہیں، ان سب کو اپنی زندگی میں پورا کرے تاکہ آخرت کے سوال و جواب اور عذاب سے بچ سکے۔

اگر اب تک ان کی ادائیگی نہیں کی تو فوراً ان کی

ادائیگی کی طرف متوجہ ہو اور جو ادا ہو سکتی ہیں ان کو ادا کرے اور اس میں تاخیر کی اللہ سے معافی مانگے اور جو قضا ہو گئی ہیں ان کی قضا کرے اور ان میں تاخیر کرنے کی اللہ سے معافی مانگے۔

عبادات کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ عبادات جن کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں' زندگی میں جب بھی انسان ان کو ادا کرے وہ ادا ہی ہوں گی' جیسے زکوٰۃ' سجدۂ' تلاوت' انسانی قرض اور حج۔ یہ تو جب بھی ادا کریں گے قضا نہیں بلکہ ادا ہی شمار ہوں گے۔ مثلاً اگر دس سال سے صاحب نصاب ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور ادا نہیں کی تو اگر آج دس سال کی اکٹھی ادا کرتا ہے تو وہ ادا ہی شمار ہو گی۔ اسی طرح اگر حج فرض ہوئے دس سال ہو چکے ہیں یا پچاس سجدہ تلاوت واجب ہیں یا دس سال سے کسی کی رقم قرض لی ہوئی ہے اب تک نہیں دی اور آج ان کی ادائیگی کرتا ہے تو یہ قضا نہیں بلکہ ادا ہی شمار ہو گی۔

دوسری قسم ان عبادات کی ہے جن کے لیے اللہ نے ایک وقت مقرر کیا ہے' اس وقت کے اندر اندر ان

کو ادا کرنا ہے اگر وہ وقت گزر جائے گا تو وہ ادا نہیں' قضا شمار ہوں گی جیسے نماز' روزے اور قربانی' کہ اگر ان کو اپنے وقت پر ادا نہ کیا تو یہ انسان کے ذمہ قضا رہیں گی تا وقتیکہ ان کی ادائیگی نہ کر لے' فرض کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجبہ ہوتی ہے' اگر گذشتہ کئی سالوں سے قربانی نہیں کی ہے تو اس سال ایام قربانی میں ان کی قضا ہو سکتی ہے اور اگر ایام قربانی میں بھی نہ کی تو دوسرے وقت میں ایک متوسط بکری فی حصہ سے اس کی ادائیگی ہوسکتی ہے اگر خود صدقہ کردیں یا کسی سے کروادیں۔

پھر ان عبادات کی دو قسمیں ہیں' عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ عبادات بدنیہ کی ادا یا قضا انسان کو خود کرنا پڑتی ہے جب تک اس کا جسم موجود ہے کوئی دوسرا اس کی ادا یا قضا نہیں کر سکتا' جیسے نماز' روزہ' سجدہ اور تلاوت کسی دوسرے کے کرنے سے ادا نہ ہوں گے نہ زندگی میں اور نہ بعد میں - اگر اپنی زندگی میں ان کی ادائیگی نہیں کی اور اب قضا کرنے کی طاقت بھی نہیں تو وصیت کرنا واجب ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال سے میری نمازیں' روزوں اور سجدہ تلاوت کا فدیہ ادا

کیا جائے پھر ترکہ تقسیم ہو۔ اپنی زندگی میں فدیہ بھی نہیں دے سکتا صرف قضا ہی کرنی پڑے گی' اگر وصیت نہ کی تو دینا واجب تو نہ ہوگا مگر ترکہ تقسیم کرکے کوئی بالغ اپنے حصہ سے خود ادا کردے یا کرا دے تو فدیہ ہو سکتا ہے۔

دوسری قسم عبادات مالیہ کی ہے' زکوٰۃ' فطرہ' قربانی زندگی میں بھی اور فوت ہونے کے بعد بھی دوسرے کے دلوانے سے ادا ہو سکتا ہے' البتہ حج بدنی اورمالی عبادتوں کا مجموعہ ہے جو ہر انسان پر اس کی پوری زندگی میں ایک مرتبہ کرنا اگر وہ اس کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو فرض ہے۔ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہوتو دوسرے سے ادا نہیں کرا سکتا۔ جب تک صحت اور طاقت ہو خود ہی ادا کرنا پڑتا ہے' البتہ اگر عذر شرعی ہو تو دوسرے شخص سے حج بدل کرا سکتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر مرنے سے قبل اللہ نے صحت عطا فرمادی اور عذر نہ رہا تو خود ادا کرنا ہوگا اور یہ دوسرے کا ادا کردہ حج بدل نفلی ہو جائے گا'اور اگر صحت ہونے پر خود ادا نہ کیا یا بیماری کی وجہ سے نہ جا سکا تو اس پر وصیت

کرنا واجب ہے کہ بعد وفات ترکہ میں سے پہلے میراحج بدل کرایا جائے پھر ترکہ تقسیم کریں اور حج بدل کے لیے اکیس شرطیں ہیں جو علماء سے معلوم کی جاسکتی ہیں' ایسے ہی ہر کسی کو حج بدل کیلئے نہیں بھیجنا چاہیئے۔ جب تک ان شرائط کا لحاظ رکھ کر حج بدل نہیں کیا جائے گا' حج بدل نہیں ہو گا۔

نماز

تمام عبادات میں سب سے اہم عبادت نماز ہے' مرنے کے بعد سب سے پہلے اسی کے بارے میں سوال ہوگا' جیساکہ حضرت شیخ سعدی نے فرمایا:

روز محشرکہ جان گدازبود　　اولین پرسش نمازبود

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایاجاسکتا ہے کہ نماز انسان پر ہرحالت میں فرض ہے حتی کہ بیماری کی حالت میں ساقط نہیں ہوتی اور حکم ہے کہ اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے' یہ بھی ممکن نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کرکے یا پاؤں قبلہ کی طرف کرکے اور سر کے نیچے تکیہ لگا کر سر اونچا کرلیا جائے چاہے گھٹنے کھڑے کرے یا پاؤں پھیلا لے اور نماز

پڑھے' اس کی نماز ادا ہی ہو گی' اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر قضا کے لئے رہنے دے۔

اس کے بعد پھر جتنی بھی صحت ہو جائے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی ہے کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر یا لیٹ کر اپنی وقتی نمازوں کے ساتھ ساتھ ان قضا شدہ نمازوں کی بھی ادائیگی کی جائے گی' اگر طاقت آجانے کے بعد بھی نہیں پڑھیں تو ان کی قضا رہ گئی بعد میں ان کا فدیہ ہو گا اور اس کی وصیت کرنا واجب ہے۔

اسی طرح اگر کوئی آدمی بے ہوش ہو گیا اور اس کو چھ نمازوں کا وقت گزرنے سے پہلے ہوش آگیا تو یہ نمازیں قضا فرض ہیں بعد میں فدیہ دیا جائے اور اگر زیادہ عرصہ میں ہوش آیا تو نہ قضا ہے نہ فدیہ۔ فدیہ ایک دن میں چھ نمازوں کا دیا جاتا ہے' پانچ فرض اور ایک وتر۔ فی نماز پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت جیسا آگے تفصیل سے آرہا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو اس کا فکر لازم ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کی پوچھ گچھ ہو گی تو ہم حساب سے کیسے بچ سکیں گے۔

روزہ

روزہ بھی ایک ایسی عبادت ہے جس کی ادائیگی ہر شخص کے ذمہ خود واجب ہے کہ کوئی دوسرا کسی کی طرف سے نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی روزہ کے بدلے فدیہ دیا جا سکتا ہے' البتہ اگر بغیر بیماری کے محض بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمزوری ہے کہ روزہ رکھنے سے جان کا اندیشہ یا سخت مرض لاحق ہونے کا خدشہ ہے اور تجربہ سے یہ محسوس کر لیا ہے یا کسی متقی معالج نے بتایا ہے کہ روزہ رکھنے سے جان کی ہلاکت ہے تب ہر روزہ کے بدلے ایک غریب کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا' اور اگر دینا ہو تو پونے دو کلو گندم فی روزہ یا اس کی قیمت فدیہ ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے' مگر یہ روزہ رکھ سکنے والے کے لئے نہیں ہے' نہ اس سے اس کا روزہ ادا ہو گا۔

بیماری میں چونکہ آج کل متقی معالج کا میسر آنا تقریباً" ناممکن سا ہے اس لئے روزہ رکھ کر تجربہ کریں۔ اگر جان ضائع ہونے یا شدید ترین مرض کے لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو آگے چھوڑ کر قضا کریں اور جب تک

رکھنے کے قابل نہ ہوں نہ رکھیں۔ اگر اسی مرض میں موت آگئی اور صحت حاصل ہو کر قضا کرنے کی مہلت نہ ملی تو قضا ہے اور نہ فدیہ۔ بلکہ معاف ہیں اور اگر اتنی طاقت حاصل ہو گئی تھی کہ روزہ رکھ سکے پھر بھی نہ رکھے تو ان کی قضا واجب ہے' اور اگر قضا نہ کی گئی تو بعد وفات فدیہ واجب ہے اس کی وصیت کرنا بھی واجب ہے اس کا فدیہ بھی ایک آدمی کا پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلانا یا پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت فی روزہ فدیہ دیں۔

یہ فدیہ تو خدائی قرض کی ادائیگی ہے اور قصدا" وقت کو نکالنے کا گناہ عظیم الگ ہو گا جو بغیر توبہ صحیحہ کے معاف نہ ہو گا' خود زندگی بھر اور مرنے کے قریب توبہ بھی کریں توبہ سے بے وقت ادائیگی کا گناہ ہی معاف ہو گا فدیہ نہیں۔

اس لئے اپنی زندگی ہی میں سب قضائیں ادا کر لیں' اس کی ادائیگی کے آسان طریقے پیش ہیں' ضروری پابندی سے تمام قضائیں پوری کرلی جائیں' مبادا ایسا نہ ہو کہ قضائیں رہ جائیں اور زندگی ختم ہو جائے' اس

لئے سخت اہتمام کی ضرورت ہے۔

دولت مندوں اور طاقت والوں کا نماز' روزہ اور سجدہ ہائے تلاوت کو قصداً" اس نیت سے چھوڑنا کہ بعد میں فدیہ دلادیں گے سخت ترین گناہ ہے' کیا اس بات کا یقین ہو سکتا ہے کہ دینے والے زندہ رہیں گے کہ نہیں یا پھر دیں گے بھی یا نہیں۔

آج کل بعض علاقوں میں اسقاط کا رواج ہے (اسقاط کس کو کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے آرہی ہے) جس کے کرنے میں بہت سے گناہ لازم آتے ہیں' مثلاً" اگر مرنے والے نے وصیت نہیں کی کہ اس کے ذمہ اتنی نمازیں اور اتنے روزے ہیں جن کا فدیہ دیا جائے تو پھر بغیر اجازت وارثین اس مال متروکہ میں سے قبل از تقسیم اسقاط کے ذریعہ فدیہ دینا ان وارثین کے مال میں ڈاکہ ڈالنا ہے' اس لئے کہ مرتے ہی تمام مال وارثین کا ہو چکا ہے اور بلا اجازت ان کے مال میں تصرف حرام ہے' اس مال کو لینے والے اور اسقاط کا عمل کرنے والے سب گنہگار ہوں گے۔

اور اگر میت نے وصیت کر دی تھی کہ مثلاً" سو

نمازں اور اس قدر روزوں کا فدیہ دیا جائے تو اب اس کا نہ دینا میت کے مال میں ڈاکہ ڈالنا ہے اور گناہ عظیم ہے پہلے ترکہ کے ثلث حصہ میں سے فدیہ دیا جائے پھر ترکہ تقسیم کریں۔

اسقاط اسی قسم کی بہت سے خرابیوں کا باعث ہوتا ہے، اس رسم کے ذریعہ دولت مندوں کو چھوٹ دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں اور جو چاہیں نہ کریں، اسقاط کے ذریعہ سب ساقط ہو جائے گا۔

فقہاء نے مجبوری کے وقت میں اس کی کچھ مخصوص صورتیں ذکر کی ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں ہے اور کچھ تفصیل علامہ شامی نے عربی رسالہ میں اور مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک اردو رسالہ میں تحریر کی ہے، جن کا مروجہ اسقاط سے کوئی تعلق نہیں۔

غرض ہر انسان کو اپنی زندگی میں قضا شدہ تمام نمازوں، تمام روزوں اور تمام سجدہ ہائے تلاوت کو شمار کرکے زندگی بھر کا حساب لگا کر ادائیگی کی کوشش شروع کر دینی چاہئے، کُل کا حساب لگا کر اپنے پاس رکھ لیں اور جتنی جتنی ادا ہوتی جائیں ان کو وضع کر دیں باقی کی

وصیت لکھ کر رکھ دیں کہ میرے ذمہ اتنی نمازیں، اتنے روزے وغیرہ عبادات ہیں تاکہ وارثین اول ترکہ کے ثلث میں سے ان کا فدیہ ادا کریں پھر تقسیم کریں، اس لئے کہ بغیر فدیہ ادا کئے تقسیم کرنا خدائی حق میں ڈاکہ ڈالنا ہے۔

بلکہ وارثوں کو تو یہ چاہیے کہ اگر وصیت نہ کی ہو تو بھی بعد تقسیم اپنے حصہ سے یا خود اپنے مال سے فدیہ ادا کر کے میت کے عذاب میں تخفیف کرائیں تاکہ اس کا حق ادا ہو۔ قضاوں کے آسان طریقے پیش ہیں تاکہ اپنی زندگی ہی میں قضا کر لی جائیں بعد میں نہ معلوم کوئی فدیہ دے، نہ دے۔

قضاؤں کے آسان طریقے

جب کسی نماز کی قضا کرنی ہو تو اس کی نیت میں مہینہ، دن تاریخ اور وقت سب کا نام لینا ضروری ہے اس کے بغیر اس کی ادائیگی شمار نہیں ہوگی، لیکن جن کی بہت سی یا سب نمازیں قضا ہیں تو سب کی تاریخ اور دن یاد رکھنا مشکل ہے، اور اس کی نیت بھی مشکل، اس لئے ان کی ادائیگی کے لئے حسب ذیل طریقے پر نیت کریں تو

انشاء اللہ ادا ہو جائیں گی۔

قضا عمری ادا کرنے کا طریقہ

یہ نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں مجھ سے قضا رہ گئی ہیں ان میں سے پہلی ادا کرتا ہوں' جب یہ ادا ہو جائے تو اگلی نماز پہلی بن جائے گی' پھر اس کی ادائیگی بھی اسی طرح ہو گی اور اس کے بعد اس سے اگلی اسی طرح سب وقت' دن تاریخ کے اعتبار سے ادا ہو جائیں گی۔ اسی طرح ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور وتروں کی ادائیگی میں نیت کی جائے۔

قضا نمازوں کی ادائیگی کا وقت

قضا نماز سوائے تین اوقات یعنی طلوع شمس' عین زوال اور عین غروب کے باقی سب وقتوں میں جائز ہے' ترتیب بے ترتیب سب ادا ہو سکتی ہے (جس کی پوری زندگی میں صرف پانچ نمازیں یا اس سے کم قضا ہوئی ہوں تو اس کے لئے ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر اور پھر عصر ادا کرے' (قضا عمری والے کے لئے نہیں) نیز قضا نماز فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد بھی ادا کی جا سکتی

ہے مگر خفیہ ہو کہ اوروں کو قضا کا علم نہ ہو اس لئے کہ قضا کرنا گناہ تھی اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ نماز فجر اور عصر کے بعد ادا کرنے سے اظہار گناہ ہے اس لئے کہ ان دو وقتوں میں نفل نماز مکروہ ہے' ہر شخص سمجھ جائے گا کہ قضا پڑھ رہا ہے اس لئے خفیہ پڑھے' جبکہ مغرب اور عشاء کے بعد یہ بات نہیں ہے۔

ادائیگی کی آسان تدبیر

ایک دن میں بہت سی نمازیں پڑھنا مشکل ہے تو اس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ ایک دن کی قضا رکعتوں کی کل تعداد بیس ہوتی ہے کہ کیونکہ سنتوں کی قضا فرض نہیں گو واجب کی قضا واجب اور سنتوں کی قضا سنت ہے' فجر کی دو' ظہر کی چار' عصر کی چار' مغرب کی تین عشاء کی چار اور تین وتر کل بیس رکعت ہیں جن کی ادائیگی کے لئے متوسط طریقہ پر کل بیس منٹ درکار ہیں جو چوبیس گھنٹے کا گویا صرف بہتروان حصہ ہے' اس لئے اگر صبح سے دوپہر تک یا عشاء کے بعد سے صبح تک کسی وقت بھی یہ بیس منٹ صرف کرلیں تو سب نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

دوسری ترکیب

دوسری ترکیب یہ ہے کہ ہر نماز سے قبل یا بعد میں جو وقت مکروہ نہ ہو ایک قضا پڑھ لیں' سب آسانی سے ادا ہو جائیں گی۔

تیسری ترکیب

یہ ہے کہ ان بیس رکعات کی تین قسطیں کر لیں' فجر اور ظہر کی چھ رکعت بعد ظہر اور عصر' مغرب کی سات بعد مغرب اور عشاء وتر کی سات بعد عشاء کل بیس ہو گئیں اور ہر نماز کے بعد صرف سات سات منٹ زائد صرف ہوئے' خوب سوچ لیجئے کہ ایسے ادا کرنا آسان ہے' ورنہ مرنے کے وقت کیا خبر ہم وصیت کر سکیں یا نہ کر سکیں جیسے ایکسیڈنٹ یا ہارٹ فیل وغیرہ میں بہت ہوتا ہے ورنہ عذاب سر لینا ہوگا اور اگر وصیت کر بھی دی تو کوئی دے نہ دے اور پھر سب عذابات بھگتنے پڑیں' اس لئے خود ہی ادا کر دی جائیں تو اطمیان ہے۔

قضا روزوں کی ادائیگی کا طریقہ

ایک سال کے روزے اگر قضا ہوں تو یا 30 ہوں

گے یا انتیس جتنے سالوں کے بھی ہوں احتیاط" تیس تیس
کا حساب لگا کر صرف چند دن میں یوں کرلیں کہ ہفتہ میں
جو دن چھٹی کا ہو وہ تو سیرو تفریح اور کھانے پینے کا ہے
البتہ جو دن کام کے ہیں ان میں فی ہفتہ ایک یا دو دن
مقرر کرلیں' روزہ کی قضا کے لئے۔

دن کا اکثر حصہ کام کی مشغولی میں کٹ گیا' کچھ سیرو
تفریح کرکے کاٹ لیا' روزہ مفت میں ادا ہوگیا اور لیجئے
صرف پندرہ ہفتہ میں سال بھر کے روزوں کی قضا ہوگئی۔

سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کا طریقہ

اکثر حفاظ سجدہ تلاوت کی ادائیگی سے غافل ہیں'
آیت سجدہ تلاوت کی' اور سجدہ نہیں کیا۔ اسی طرح بے
شمار سجدے ان پر واجب ہو گئے اگر زندگی میں ادا نہ کئے
تو بعد مرنے کے فدیہ دینا پڑے گا۔

چونکہ ان کی ادائیگی کا کوئی وقت مقرر نہیں اس
لئے یہ جب بھی ادا کئے جائیں گے ادا ہی شمار ہوں گے'
ان کی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ
غیر مکروہ وقت میں تین سجدے "سجدۂ تلاوت" کی نیت

سے کرلیا کریں، اس سہولت سے گرفت و سزا سے بچ سکتے ہیں بلکہ فدیہ سے بھی۔

واجبات

وہ عبادات جن کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر نہیں ہے اگر اپنے وقت پر ادا نہیں کی ہیں تو اب ادا کریں۔ وہ قضا نہیں بلکہ ادا ہی ہوں گی البتہ وقت سے تاخیر کرنے کا گناہ ہوگا اس کے لئے توبہ کریں، جیسے صدقہ فطر، قربانی کی کھال کی قیمت ہے، قسم ٹوٹ جانے کے کفارے وغیرہ اب تک ادا نہیں کئے تو فوراً ادا کریں، یہ ادا ہی شمار ہوں گے، آگے تفصیل سے ان کی تعداد و مقدار آرہی ہے۔

فدیوں کے طریقے اور مقداریں

سب سے بڑا فدیہ نماز کا ہے کیونکہ نمازیں ایک دن کی چھ ہیں، پانچ فرض اور وتر واجب، اور ہر نماز کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔ چھ نمازوں کا فدیہ ساڑھے دس کلو گندم یا اس کی قیمت ہوئی اور مہینہ کے احتیاطاً تیس دن کے 315 (تین سو پندرہ کلو) گویا سات

من پینتیس کلو گندم بنی' پھر اس کو بارہ ماہ کے بارہ سے ضرب دیں۔ تو 88 من 20 کلو گندم ہوئی' یہ صرف ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ہے۔

اب جتنے سال کی نمازیں رہ گئی ہوں ان کو اتنے سے ضرب دے کر معلوم کیجئے کہ کتنے من گندم کے کتنے لاکھ روپے بنتے ہیں۔

فرض کیجئے اگر دس سال کی نمازوں کا فدیہ گندم سے ادا کرنا ہے تو 88-20 ضرب 10- 882 آٹھ سو بیاسی من گندم ہوگی۔

اگر وارث لوگ بہت نیک بھی ہوئے تو یہ اتنی کثیر رقم بنتی ہے کہ ان کے لئے بھی اس کو برداشت کرنے کی کم ہی امید ہے اور شاید ہی وہ اس کو ادا کر سکیں۔ اس لیے ہر مرد اور عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی قضا نمازوں کی ادائیگی کی خود ہی فکر کرے۔

اور روزوں کا فدیہ گو اس سے کم ہو گا لیکن نمازوں کے ساتھ مل کر وہ بھی کثیر رقم بن جائے گی۔ خیال کیجئے اگر اس کے مطابق ترکہ نہ ہواتو فدیہ کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی۔؟

سجدۂ تلاوت

بعض فقہاء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ ایک سجدہ کا فدیہ پونے دو کلو گندم ہے اس کا حساب اور اس کی قیمت بھی لگا لیں اور پھر سوچیں کہ آپ کے بعد آپ کی وصیت سے یا بغیر وصیت یہ سب کون ادا کر سکتا ہے' اس لئے زندگی ہی میں ان کی قضا کر کے ان سے سبکدوش ہو جانا چاہیئے' آخرت کے عذاب سے بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہے۔

فدیہ وغیرہ ادا ہونے کی شرطیں

اللہ کے لئے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ سب صدقہ ہے اس کی کئی قسمیں ہی۔

(1) فرض (2) واجب (3) سنت یا مستحب (4) نفل۔

ان میں سے فرض واجب کی ادائیگی کے لئے دس شرطیں ہیں جب تک ان شرائط کا لحاظ رکھ کر ادا نہیں کریں گے' ادائیگی درست نہیں ہوگی' فرض صدقات حسب ذیل ہیں۔

1- عشر کی ادائیگی کھیت یا باغ کی پیداوار میں سے اگر پانی

بلا قیمت، بلا محنت ہو، محض بارش یا زمین کی نمی سے ہو تو پیداوار کا دسواں حصہ یعنی عشر دینا فرض ہے اور اگر پانی قیمت یا محنت یا دونوں سے ہو جیسے نہر کا، ٹیوب ویل کا، بڑے ڈول یا بیلچہ سے دیا ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ دینا فرض ہے، جو کچھ بھی پیدا ہو غذا وغیرہ میں سے۔

(نوٹ: یہ حکم شرعی زمینوں کا ہے)

2- زیور کی زکوٰۃ، زیور سونے چاندی اور نقد رقم میں سے چالیسواں حصہ دینا فرض ہے۔

3- جانوروں کی زکوٰۃ، اسی طرح وہ جانور جو خودرو گھاس کھا کر پرورش پائیں اور محض اون گوشت یا دودھ کے لئے پالے جائیں اونٹ، بکری، گائیں وغیرہ تو ان میں ان کے قاعدے کے مطابق زکوٰۃ دینا فرض ہے جس کی تفصیل علماء کرام سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ تجارتی مال پر بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔

دوسری قسم

صدقات واجبہ کی ہے، جیسے فطرہ، فدیہ، کفارہ قربانی کی کھال کی قیمت اور نذرومنت۔ان فرض و واجب صدقات کی ادائیگی کے درست ہونے کے لئے دس

شرطیں ہیں، ان کا خیال رکھ کر ادا کی جائیں گی تو ادائیگی درست ہوگی ورنہ نہیں۔

وہ دس شرطیں یہ ہیں

1- اس کو دیں جو مسلمان ہو، صاحب نصاب نہ ہو، صاحب نصاب کی تفصیل علماء سے معلوم کریں۔

2- جو سید نہ ہو، اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا میل کچیل ہے، سید کو دینا اس کی اہانت ہے۔

3- دینے والے کی اصل یا نسل نہ ہو (یعنی جن کی یہ اولاد ہے یا جو اس کی اولاد ہیں)۔

4- واجب النفقہ نہ ہو، جیسے بھتیجا، بھتیجی جس کا باپ فوت ہوگیا ہو، اس لئے کہ اس کا نفقہ چچا کے ذمہ واجب ہے۔ اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

5- دینے والے کی بیوی نہ ہو اور دینے والی کا خاوند نہ ہو۔

6- وہ نہ ہو جو مالک نہ بن سکے جیسے مردہ کے کفن میں۔

7- مسجد، مدرسہ، اداروں کی عمارات و سامان نہ ہو۔

8- کسی خدمت یا کام کا عوض نہ ہو، جیسے امام، موذن، مدرس یا ملازم کی تنخواہ نہ ہو۔

9- یہ دینا مالک بنا کر عاریتا" نہ ہو۔

10- ادائیگی کے وقت اس کا خیال رہے کہ ٹکٹ، کارڈ، لفافہ، چیک، ڈرافٹ، ریل اور جہاز کے ٹکٹ وغیرہ رسیدیں ہیں مال نہیں۔ اگر یہ کسی کو زکوٰۃ میں دے دیئے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(نوٹ چیک و ڈرافٹ کی رقم بنک سے وصول ہو جانے پر نقد رقم بن جائے گی اور ادائیگی ہو جائیگی۔ (ناشر)

فرضیت حج

اسلام کے پانچ فرائض میں سے پانچواں فرض حج بیت اللہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کو حج سے کوئی سخت بات، یا جابر حاکم، یا روکنے والا مرض نہ ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا چاہے عیسائی ہو کر مرے (مشکوٰۃ صفحہ 222) یعنی کافروں کے مثل ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حج اتنی اہم عبادت ہے کہ جان بوجھ کر بلاوجہ اس کی ترک کرنے والے سے سلب ایمان کا خطرہ ہے۔

حج بدل

جس مسلمان مرد کے پاس ایام حج میں روز مرہ اور اپنی بیوی و بچوں کے اتنے خرچ سے بچ کر جس میں اس کے بیوی بچے اس کے سفر حج سے واپسی تک اپنا گذر کر سکیں، اتنے پیسے ہوں کہ جن میں مکہ مکرمہ تک جانے آنے، ٹھہرنے اور کھانے کا خرچ ہو سکتا ہو، اس پر حج فرض ہے اور عورت کے پاس اس کے محرم کا خرچہ بھی ہو تو اس پر حج فرض ہے، اس لئے اپنے سب اعزاء کی تحقیق کیجئے کہ کس کس پر حج فرض ہو چکا تھا اور جو اس فریضہ کی ادائیگی سے قبل ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے تارک حج پر سخت وعید معلوم ہو رہی ہے۔

نیز غور کیجئے کہ پہلے زمانہ میں جبکہ پانی کے جہاز، اونٹ اور گدھوں پر سواری ہوتی تھی مکہ شریف جانے آنے کے کل اخراجات صرف (100) روپے میں ہو سکتے تھے۔ یقیناً ہمارے بہت سے عزیز ایسے ہوں گے جن کے پاس اتنی رقم ضروریات روزمرہ سے فاضل ہوگی، خاص کر عورتیں جو جہیز کے زیور اور رقم کی مالک ہوتی تھیں اور

پھر بھی ان لوگوں نے حج نہیں کیا تو ان پر کتنا سخت عذاب ہو رہا ہوگا۔

اپنی کم علمی یا غفلت کیوجہ سے اگر وہ اس فریضہ کو اپنی زندگی میں ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی طرف سے حج بدل کراکر انہیں اس عذاب سے نجات دلائیں۔ کیونکہ آج ہم جس عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کررہے ہیں اور طویل و عریض کاروبار' بیش قیمت مکانات اور جائیدادوں کے مالک بنے ہوئے ہیں' اپنے والدین ہی کی بدولت تو ہیں کہ ان کی وراثت سے لاکھوں کروڑوں کے مالک بن گئے جن کی بدولت ہم عیش و آرام کی زندگی بسر کررہے ہیں' وہ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوں کیا ہمارے خون سفید ہوگئے ہیں کہ ہمیں ایک مرتبہ بھی خیال نہیں آتا کہ اپنے ان اعزا کو ہم کس طرح عذاب سے نجات دلا سکتے ہیں' آخرت میں ہم انہیں کیا منہ دکھلائیں گے اس لئے ہمیں اپنی پہلی فرصت میں ان کی طرف سے حج بدل کرانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ چاہے انہوں نے وصیت نہ بھی کی ہو۔

حج بدل کا طریقہ علماء سے معلوم کرلیں، اس لئے کہ اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کے بغیر حج بدل نہیں ہوتا۔

ابھی تو بتانے والے علماء ہیں، کہیں ایسا نہ ہو پھر کوئی بتانے والا بھی نہ رہے۔ اگر پوری رقم میسر نہیں ہو رہی یا بہت ہی کم ہے تو اس کی تدبیر بھی علماء کرام سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

پہلی فرصت میں اپنے اعزا کی طرف سے حج بدل کرانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ ان کا ہم پر حق ہے۔

کفّارے

بعض جملے یا بعض کام اس قسم کے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کا ارتکاب کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس پر کچھ جرمانہ عائد ہوتا ہے جس کو کفارہ کہتے ہیں جس کی ادائیگی فرض ہے، اگر اپنی زندگی میں ادا نہیں کیا تو اس کی وصیت کرنا ضروری ہے، اور تہائی مال سے اول ان کی ادائیگی کی جائے پھر ترکہ تقسیم کریں۔ اگر وصیت نہیں کی تو ضروری تو نہیں لیکن ورثہ کو چاہیے کہ اپنے بزرگوں کی طرف سے اب ادا کردیں تاکہ وہ عذاب

آخرت سے بچ سکیں۔

کفّارہ قسم

اگر کسی نے خدا کی قسم کھائی تھی کہ ایسا کروں گا پھر نہیں کیا تو قسم کا کفارہ فرض ہے کہ دس غریبوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں' اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھیں۔

وہ کفّارہ جس کی ادائیگی سے قبل بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے۔

اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہہ دیا کہ تو مجھ پر ماں کے جسم کی طرح حرام ہے تو اس سے اس وقت تک صحبت حلال نہ ہوگی جب تک ساٹھ غریبوں کو بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا نہ کھلائیں۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفّارہ

اگر فرض روزہ میں قصداً" صحبت کرلی یا کچھ جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا' اس پر کفارہ واجب ہے یعنی ساٹھ روزے مسلسل رکھنے فرض ہیں' اگر بہت کمزوری یا بیماری کی وجہ سے مسلسل روزے نہ رکھ

سکیں تو ساٹھ غریبوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں' اگر ایسا ہو گیا ہو اور وہ ادا نہ ہوا تو وارثوں کو اپنے اعزا کو عذاب سے بچانے کے لئے اب ان کی طرف سے ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلانا چاہیئے' اگر وصیت کی ہے تو ان کے مال سے ورنہ اپنے مال سے ادا کریں۔

میت کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا' صرف کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہو گا۔ ان کفاروں کی ادائیگی کے لئے چونکہ کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لئے فوری طور پر ان کو اپنی زندگی ہی میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے' ادا نہ ہو سکے ہوں تو وصیت کرنی چاہیئے۔

وصیت کی صورت میں تہائی ترکہ میں سے قبل تقسیم یہ کفارے ادا کئے جائیں گے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو وارثوں کو اپنے اعزا کو عذاب سے بچانے کے لئے اپنے پاس سے ان کفاروں کی ادائیگی کرنی چاہیے۔

قرض

قرض کی دو قسمیں ہیں' ایک خدائی قرض ہے اور ایک انسانی۔

خدائی قرض

جیسے زکوٰۃ' عشر کھیت یا باغ کا' صدقہ فطر اپنا یا نابالغ بچوں کا' قربانی اپنی طرف سے' فدئے' کفارے' نذر و منت وغیرہ۔

انسانی قرض

کسی سے رقم ادھار لی ہو' کرایہ' مہر' امانت وغیرہ ان سب کی ادائیگی ہر انسان کے ذمہ فرض واجب ہے' اپنی زندگی میں ادا کئے جائیں اور اگر وصیت کردی ہے تو مسائل کے موافق متروکہ مال سے' اگر وصیت نہیں کی ہے تو خدائی قرض کی ادائیگی واجب تو نہیں ہے البتہ اپنے پاس سے کوئی ادا کردے تو عذاب سے نجات کی امید ہے۔ اور انسانی قرض کا اگر ثبوت ہے تو ترکہ میں سے پہلے قرضہ ادا کیا جائے گا بعد میں ترکہ تقسیم ہوگا اور اگر ثبوت نہ ہو تو احتیاطاً" اپنے پاس سے دینے سے بھی ادا ہو جائے گا۔

رواجی اسقاط

ایک رسم یہ پڑی ہوئی ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے اور اس کے ذمہ بہت سی نمازیں' روزے' قسم کے

کفارے وغیرہ ہیں جن کا فدیہ لاکھوں روپے بنتا ہے جس کو میّت کے مال سے ادا کرنا مشکل نظر آتا ہے یا کرنا نہیں یا فدیہ زیادہ ہوتا ہے اور رقم کم ہوتی ہے تو اس صورت میں ایک رواج دیا ہے جس کا نام اسقاط رکھا ہے' اس کی یہ صورت کی جاتی ہے ایک قرآن پاک لیا جاتا ہے' اس کے ساتھ کچھ نقد رقم رکھی جاتی ہے' پھر ایک حلقہ بنایا جاتا ہے اور ایک شخص اس رقم اور قرآن پاک کو لے کر یہ کہتے ہوئے کہ یہ میت کی طرف سے فدیہ ہے دوسرے کو دیتا ہے وہ تیسرے کو یہ کہ کر یہ میت کی طرف سے اور پھر تیسرا چوتھے کو۔ اس طرح پورے حلقے میں اس کو گھمایا جاتا ہے' اور آٹھ دس آدمیوں کا دورہ کرکے وہ رقم صدقہ کردی جاتی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ میت کی عمر بھر کی نماز' روزہ اور سب گناہوں کا فدیہ ہوگیا مگر یہ صحیح نہیں' اس سے تو یہ خطرہ ہوگیا ہے کہ ہر شخص جو چاہے گناہ کرلے اور پھر تھوڑی سی رقم سے حیلہ اسقاط کرادے تو سب گناہوں سے بچ جائے گا۔ اس میں بہت سی خرابیاں لازم آتی ہیں اور یہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے۔ علامہ شامی نے اپنے عربی

رسالہ اور مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک اردو کے رسالہ میں اس کی برائیاں بیان کی ہیں۔ اس سے بچنا اشد ضروری ہے۔ فدیہ جتنا بنتا ہے پورا پورا ہی دینا چاہیے۔ علماء نے جو حیلہ اسقاط لکھا ہے جس پر اس رواجی اسقاط کو قیاس کیا جاتا ہے وہ اور چیز ہے جو اشد ضرورت میں اپنی شرطوں کا لحاظ رکھ کر کیا جاتا ہے۔

خطرہ

ہر شخص کو اس بات کا یقین تو پہلے سے ہے کہ معلوم نہیں موت کب آجائے ایک سانس آجانے کے بعد دوسرے کا یقین نہیں کہ آئے گا بھی یا نہیں۔ اس لئے تمام کاموں کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیئے۔

آج کل تو مشاہدہ ہورہا ہے کہ ایک منٹ کا بھی بھروسہ نہیں۔ ہارٹ اٹیک دماغ کی رگ پھٹ جانا اور ایکسیڈنٹ کی صورت میں کثرت اموات روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ ایک منٹ کا بھی بھروسہ نہیں' اس لئے اپنی زندگی ہی میں آخرت کے عذاب سے بچاؤ کا انتظام ضروری ہے تاکہ پاک صاف دنیا سے جانا ہو' نہ معلوم بعد میں وارث کچھ کریں یا نہ کریں اور صحیح طریقہ

سے کریں یا غلط طریقہ سے۔

ایصال ثواب

یعنی اپنی عبادات کا ثواب دوسرے کو پہنچانا شرعاً" بھی درست ہے عقلاً" بھی۔ ہم اپنی تنخواہ دوسرے کو دینے کو کہہ دیں تو سب درست مانتے ہیں' اگر اپنی مزدوری دوسرے کو دلادیں تو سب جائز رکھتے ہیں۔

اسی طرح نفلی عبادات' نفلی نمازیں' نفلی روزے' صدقہ خیرات' کسی کے نام سے وقف مالی و جانی' غرض سب عبادتوں کے لئے اللہ سے یہ عرض کرنا کہ فلاں کو اس کو ثواب دے دیں' درست ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قربانی کر کے عرض کیا ہذہ لِاُمَّتہ محمد (یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے) یہ ایصال ثواب موجودہ اور آئندہ آنے والے سب لوگوں کے لئے تھا۔

اس سے موجودہ کی واجب قربانی معاف نہیں ہوئی البتہ اس کا ثواب ملتا ہے' اس لئے درست ہے۔

اسی طرح التحیات کی دعا کو فرمایا ہے کہ سب صالحین کو پہنچتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسا ہے کہ دو رکعت مسجد قبا میں پڑھ کر کہہ دے یہ ابو ہریرہ کے لئے ہیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ہر نفل عبادت کرنے

کے بعد اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے تو وہ اس کے لئے ہو جائے گی۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے "جو نیک طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور قیامت تک جو اس پر عمل کرے گا اس کو بھی اس کا ثواب ملے گا' اور اس کے ثواب میں سے کمی نہ ہو گی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ برابر پورا ثواب ملتا ہے تقسیم ہو کر نہیں ملتا۔ اس لئے اپنے بزرگوں کو ہر نیک نفل عمل کا ثواب بخشا کریں تو ان کا حق ادا ہو گا۔ اور خود کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا۔ علامہ شامی کہتے ہیں "بخل نہ کرو سب مسلمانوں کو بخشا کرو۔" اس طریقہ پر بزرگوں کا حق آسانی سے ادا ہو سکتا ہے اور اپنا بھی کام بنتا ہے۔

وقف

ہر شخص یہ چاہا کرتا ہے کہ میرے پاس آمدنی کی ایسی صورت ہو جس سے مجھے ہر وقت آمدنی ہوتی رہے' مجھے کچھ کرنا نہ پڑے۔

اس مقصد کے لئے جائیدادیں بنائی جاتی ہیں' کاروبار' کمپنیوں کے حصے کارخانے اور فیکٹریاں لگاتے ہیں' اس سب کے باوجود کسی کو ساری عمر اس کی آمدنی ملتی ہے' کسی کو کچھ عرصہ تک۔

اسی طرح آخرت کے لئے بھی ایسے کاموں کی

ضرورت ہے کہ ہم کچھ کریں نہ کریں ان کا ثواب ہمیں ہمیشہ ملتا رہے۔ اس کے لئے باقیات صالحات اعمال کی ضرورت ہے یعنی ایسے کاموں کی ضرورت ہے کہ جن کا ثواب مرنے سے پہلے بھی اور مرنے کے بعد بھی ملتا رہے خصوصا" آخرت میں کہ جو دار العمل نہیں ہے۔

چنانچہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کو یا اس کے والدین اور اعزا کو یہ ثواب ہمیشہ ملے تو اس کے لئے ایسے اوقاف قائم کرنے چاہئیں جن کا ثواب اس کو ہمیشہ ملتا رہے۔ اوقاف میں سب سے اہم وقف تو مسجد کا بنانا ہے' جب تک مسجد قائم رہے گی' جتنے لوگ نمازیں پڑھیں گے' بنانے والے کو ثواب ملتا رہے گا' چاہے وہ زندہ ہو یا مرگیا ہو۔ اسی طرح قبرستان' خانقاہیں اور دینی مدارس کا قیام ہے کہ جن سے ایسے علماء پیدا ہوتے ہیں جو ہزاروں لاکھوں لوگوں کا دین درست کرتے ہیں' انکے اس عمل کا ثواب اس بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔ اس لئے جو بھی جائیداد کسی دینی کام کے لئے وقف کی جائیگی اس کا ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا' ہر شخص کو اپنی حیثیت کے مطابق جہاں تک ہو سکے یہ سلسلہ قائم کرنا چاہئے تاکہ اس کے لئے ہمیشہ کے ثواب کا سامان ہو جائے۔ فقط واللہ اعلم

جمیل احمد تھانوی (رحمت اللہ تعالیٰ علیہ)

بوڑھے مسلمان پر رحمت باری تعالیٰ

فرمایا : قاضی یحییٰ ابنِ اکثم محدّث کی حکایت ہے جب ان کا انتقال ہوگیا اور ان کی روح کو حق تعالیٰ کی جناب میں پیش کیا گیا ان سے سوالات شروع ہوئے۔ یہ کسی کا جواب نہیں دیتے اور ہکا بکا خاموش کھڑے ہیں سختی کے ساتھ حکم ہوا۔ بڈھے بولتے کیوں نہیں۔ تو آپ نے حدیث بیان کرنا شروع کی۔ ترجمہ : ہم سے فلاں نے اور ان سے فلاں نے روایت کی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ بڈھے مسلمان سے حیا فرماتے ہیں تو میں اس لئے خاموش ہوں کہ سوچ رہا ہوں کہ یہاں اس حدیث کے خلاف میرے ساتھ معاملہ کیوں ہو رہا ہے۔ کیا اس حدیث کے راوی ثقہ نہیں۔ یہ کیا بات ہے وہاں سے ارشاد ہوا کہ ہمارے نبی سچّے ہیں اور تمہارے راوی بھی سب ثقہ ہیں جاؤ آج ہم تم کو اسی حدیث کی وجہ سے بخشتے ہیں اور بڈھا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔

(ح۔ا۔د)

الدِّينُ النَّصِيحَة

Mubeen Trust مبین ٹرسٹ

ہدیہ
صدقہ جاریہ
۸
روپے

Mubeen Trust

P.O. Box # 470, Islamabad-44000.
Phone : 92-51-255394, Fax : 92-51-250055